پس چہ باید کرد؟

صورتحال کی یہ تصویر ہم سے کیا تقاضا کرتی ہے اور اِس سلسلہ میں کیا کیا جا سکتا ہے؟ اس سوال کے متعدد جوانب ہیں، جن پر تفصیل کے ساتھ گفتگو تو ہم اپنی اِس نشست میں نہیں کر سکیں گے، تاہم یہاں جس چیز کی فوری ترین ضرورت کی ہم نشان دہی کریں گے وہ ہے:

موحد اہل علم ودانش پر مشتمل مضبوط ومربوط قسم کے ایک نظریاتی محاذ کا سامنے آنا۔

ایسے ایک نظریاتی وثقافتی محاذ کا میدان میں آجانا جس قدر جلد ممکن ہو، ضروری ہے۔ کہ اِسی پر معاملہ کے آگے بڑھنے کا انحصار ہے۔ صدیاں اِس وقت لمحے بن کر گزرنے لگی ہیں۔ ایسے کسی محاذ کا وجود میں آنا اور میدان میں اتر کر معاملات کو لائن اَپ کرنا ہرگز کسی تاخیر کا متحمل نہیں۔ یہ کوئی 'چھوٹی موٹی' ضرورت نہیں جس کے بغیر بھی گزارا ہو سکے۔

نہایت ضروری ہے کہ :

1۔ موحد دانشوروں کا ایک مضبوط جتھا میدان میں اترے اور نہایت تھوڑی مدت میں کچھ نہایت فوری ضرورت کا فکری انفراسٹرکچر کھڑا کر کے یہاں جذبۂ عمل سے کھولتے ہوئے اِس آتش فشاں کو مہیا کر کے دے،

2۔ جس کے ساتھ ہی امت کا پڑھا لکھا نوجوان یہاں پر ایک نظریاتی جنگ کا علم اٹھا لے،

3۔ اور اِس سے متصل، ایک عوامی رو اٹھانے کا بندوبست ہونے لگے۔ یہ کام جس قدر مختصر مدت میں ہو سکے، کر لیا جائے۔

*****

یوں تو ہم بھی امام مودودیؒ کی تجویز کردہ ایک مثالی جماعت کے قیام ایسی کوئی تجویز ضرور دیتے ــــــ اور یقیناً ایسے کسی پراجیکٹ کو لے کر آج اگر کوئی اٹھتا ہے، یا کوئی پہلے سے چلتا آنے والا تنظیمی پراجیکٹ ہی آج اِس چیلنج کو لینے کے لیے آگے بڑھتا ہے تو وہ زمانے کی ایک بہت بڑی ضرورت کو پورا کرتا ہے، اور ہم بھی ہر حیثیت میں اس کے لیے باعث تقویت بننا اپنے لئے سعادت جانیں گے، بلکہ ایک لانگ ٹرم پروگرام کے طور پر تو ایسا ضرور ہی ہونا چاہیے ــــــ تاہم یہ جنگ اِس وقت جن طوفانی مراحل میں داخل ہو چکی ہے، اپنے اِن فوری ترین تقاضوں کے حوالے سے وہ ایسی کسی چیز کی متحمل نہیں رہی ہے (کہ کسی لانگ ٹرم پراجیکٹ کے ثمرات کا انتظار کرے)۔ وقت کے اِس فوری ترین چیلنج کا ادراک نہ کیا گیا تو ڈر ہے کہ 'ہماری داستاں بھی نہ ہو گی داستانوں میں'۔ بخدا ہم یہ بات نہ تو مبالغتاً کر رہے ہیں اور نہ کوئی سنسنی پیدا کرنے کے لیے۔ واقعتا معاملہ اِسی قدر خوفناک اور بھیانک ہے اور کسی فوری اقدام کا ضرورت مند۔ ''لانگ ٹرم پروگرام'' ضرور چلتے رہیں اور یقیناً کئی ایک لانگ ٹرم پروگراموں پر حسب توفیق خود ہم بھی عمل پیرا ہیں اور ان شاء اللہ رہیں گے، مگر یہاں مسئلہ ایک فوری اقدامِ عمل کا ہے، گو اس کے لیے بھی ایک ضروری ترین ہوم ورک کر لینا ناگزیر ہو گا اور اس کے بغیر کوئی میدان برپا کرنے کی کوشش ایک فاش غلطی۔

پس بے شک یہ بات درست ہے کہ امت کی ضرورت کے کچھ لانگ ٹرم پروگراموں کا جاری رہنا بجائے خود ضروری ہے اور از حد مطلوب ہے... پھر بھی وقت کے اِس فتنہ سے نمٹنے کے لیے، کہ جس کی

نشان دہی ہمارے اِس پورے مضمون میں ہوتی رہی ہے، یہاں پر ایک فوری اسٹریٹیجی ہی درکار ہے۔ جو شخص موجودہ صورت حال پر کچھ بھی نظر رکھتا ہے اُس پر تو نہایت واضح ہے کہ اِس چیلنج پر پورا اترنے کے لیے جو اسٹریٹیجی درکار ہے وہ ایسے کسی بھی "لانگ ٹرم پراجیکٹ" کے نتائج پر موقوف نہیں رکھی جا سکتی جس کو ابھی وجود میں لایا تک نہیں گیا ہے، خواہ ایسا کوئی لانگ ٹرم پراجیکٹ جماعت سازی سے متعلقہ ہو یا ادارہ سازی سے۔ ایسے منصوبے ضرور آنے چاہئیں اور یقیناً جاری رہنے چاہئیں، ہمیں ان کی ضرورت یا افادیت سے انکار بھی ہرگز نہیں ہے۔ البتہ ہم جو بات کر رہے ہیں اس کے پیچھے دو وجوہات ہیں:

ایک وہ جو اوپر بیان ہوئی، اور جو کہ اہم ترین ہے۔ یعنی یہ کہ: اِس فتنہ کے ساتھ پورا اترنا کسی طویل المیعاد منصوبے کے ثمرات کے انتظار کا متحمل ہی نہیں۔ ہمیشہ یہ ہوا ہے کہ ائمۂ سنت اپنے طویل المیعاد منصوبوں پر بھی جتے رہے ہیں یعنی اپنے ان دور رس منصوبوں کو بھی انہوں نے "ہنگامی حالات" کے پیش نظر کبھی معطل کر کے نہیں رکھ دیا، تاہم وقت کے فتنوں کے ساتھ نبرد آزما ہونے اور قوم کو اس محاذ پر صف آرا کر دینے میں بھی انہوں نے کبھی سستی نہیں دکھائی۔ جس کے لیے وہ موقع پر دستیاب امکانات resources at hand ہی کو کام میں لا کر صورتحال کے ساتھ پورا اترنا ضروری سمجھتے رہے تھے۔ یہ توازن ہی آج اس وقت مفقود ہے، ذرا اس کا بندوبست ہو جائے تو ہمارا معاملہ اچھا خاصا سیدھا ہو جاتا ہے۔ اور دوسری یہ کہ: یوں بھی امت آج وہاں پر نہیں کھڑی ہوئی جہاں پون صدی پہلے اِس کو حسن البناؒ اور سید مودودیؒ نے پایا تھا۔ یقیناً معاملہ بہت آگے بڑھا ہے، فکری سطح پر بھی، تحقیقی سطح پر بھی، تربیتی سطح پر بھی، تعلیمی سطح پر بھی، عوامی بیداری کی سطح پر بھی، اور بیرون میں پائے جانے والے ہمارے قتال کے محاذوں پر بھی۔ بے شک آپ کو ایک باقاعدہ منظم عمل اپنے اِن معاشروں کے اندر برسرزمین نظر نہیں آ رہا مگر اِس "مشین" کے بہت سے "پرزے" بہر حال وجود پا چکے ہیں، محض ان کی "ریفائننگ" اور

"اسمبلنگ" ہو جانا باقی ہے۔ اور اب کے اللہ کے فضل سے جو صورتحال وجود پانے جارہی ہے وہ کسی ایک عدد "تنظیم" کے سامنے آنے سے بہت بڑھ کر ہے۔ یہاں اِس وقت اللہ کی مدد سے جو دھارا بننے جارہا ہے وہ امت کی سطح کا ہے اور ملکوں کے ملک اِس کے اندر ڈوب جانے والے ہیں۔ چنانچہ یہ وہ دوسری وجہ ہے جو ہم یہاں پر "جماعت" یا "تنظیم" سے بلند تر کسی سطح کی ڈویلپمنٹ کی ضرورت وامکان دیکھ رہے ہیں۔ یہ بہرحال واضح ہے کہ یہ 1920ء یا 1930ء کا عشرہ نہیں ہے۔ بہت سے شعبوں میں ہماری صدی بھر کی محنت کچھ ایسی بری بھی نہیں رہی ہے (بات کسی تنظیم کے حوالے سے نہیں ہورہی، بلکہ امت کے عمومی اداروں و شعبوں کے حوالے سے ہو رہی ہے)۔ امکانی طور پر potentially ہم پون صدی پہلے کی نسبت آج ایک بہت بہتر پوزیشن پر کھڑے ہیں۔ مسئلہ اِن امکانات potentials کو ایک ترتیب اور ایک دھارے میں لانے کا ہے۔ یقیناً اِن potentials کو اِس سے کہیں اعلیٰ سطح پر پیدا کرنے کی ضرورت بھی باقی ہے، اور کچھ لوگوں کو ضرور اِس محاذ پر بھی جت جانا اور جتے رہنا چاہیے، مگر جتنے پوٹینشلز ابھی اِس وقت ہیں وہ بھی اگر کسی دھارے میں لے آئے جائیں تو وہ دنیا کو حیران کر کے رکھ دیں۔ یہی وہ وجہ ہے جو ہم یہاں پر حقیقتِ توحید پر قائم و ثابت قدم اصحابِ دانش intellectuals کے ایک موثر effective، فعال dynamic ، متحرک vibrant ، اور فدائیت کی حد تک مخلص اور وقف devoted فورم کی ضرورت دیکھ رہے ہیں، جس کا پہلا کام ہی یہ ہو گا کہ وہ یہاں پر پائے جانے والے سب potentials کو نگاہ میں لے کر آئے اور امت کے اِس فوری ترین معرکے کو سامنے رکھتے ہوئے ان کو بروئے کار لے آنے کی ایک پالیسی اور ایک اسٹریٹیجی وضع کرے اور پھر اس کو عملی جامہ پہنانے کے لیے بھی سرگرم ہو جائے۔ بلکہ ایک نظریاتی جنگ کا علم اٹھا کر میدان اترے۔

یہ ایک ایسا عمل ہونا چاہیے جس کا فارمیٹ کسی "تنظیمی" سانچے کی نسبت کہیں آسان تر اور وسیع تر اور

موثر تر ہو اور بیک وقت امت کے متعدد گروپوں اور یونٹوں کو ان کی حالیہ ساخت باقی رکھتے ہوئے ہی، اور ان کی اس اندرونی ساخت کو چھیڑے بغیر ہی، ایک دھارے میں لے آنے کی عملی بنیاد مہیا کرے۔ (ویسے اگر اصولِ سنت کا پورا ایضاح ہو جائے جو ائتلافِ امت کے لیے ائمۂ سنت نے بیان کر کے دیے ہیں، تو ہمارا یہ مطلوبہ فارمیٹ خود سے خود سامنے آجاتا ہے)۔

*****

اور جب ان اصحابِ دانش intellectuals کا ایک وصف ہم نے "حقیقتِ توحید پر قائم و ثابت قدم" بیان کیا ہے، اور جو کہ یہاں پر مطلوب دھارے کو وجود میں لانے کے لیے مطلوب ہے، تو ظاہر ہے اس سے مراد ایسے اصحاب نہیں جو:

اور نہ وہ لوگ جن کی نظر میں 'اسلام اور ڈیموکریسی' کا ٹانکہ کوئی مضحکہ خیز چیز ہی نہیں ہے،

اور نہ وہ اصحاب جن کو 'قومیت' کے سروں سے کبھی کوئی تنگی اور بوریت تک محسوس نہیں ہوئی ہے بلکہ جو پورے شرح صدر کے ساتھ انہی قومیت کے سروں کے اندر اپنے اسلامی بول ڈلوا دینے میں ایک 'بہت بڑی خیر' دیکھتے ہیں اور اسی کو یہاں پر مطلوب "اصلاح" کی بہترین صورت باور کراتے ہیں،

- ❖ مغرب سے مستعار شدہ اِس پورے فنامنا کے ساتھ "کومپرومائز" اور "ریکونسائل" کے لہجوں کو فروغ دینے میں لگے ہیں اور اسی کے پیراڈائم میں رہ کر اسلام کے فکری یا سیاسی یا معاشی یا سماجی جوانب کو بیان کرنے یا ان کا عملی قیام کروانے میں ہمارے اِس پورے بحران کا حل دیکھتے ہیں،
- ❖ اور نہ وہ حضرات جو ہمیں "عالمی اصطلاحات" کی پھسلن پر لے چلنے میں امت کے دین وعقیدہ کی سلامتی کے لیے کوئی خطرہ تک محسوس نہیں کرتے...

- ❖ اور نہ ظاہر ہے اس میں وہ اصحاب آئیں گے جو صرف کچھ مردہ خداؤں کی عبادت کا قلع قمع کروا دینے کو ہی وہ "توحید" قرار دیں گے کہ جس کے ساتھ انبیاء اور رسول دنیا کے اندر مبعوث ہوتے رہے ہیں...
- ❖ اور نہ ظاہر ہے وہ اصحاب آئیں گے جو یہاں کے فقہی و مسلکی دنگلوں کو "کفر و اسلام" کے معرکے بنا کر بیٹھے ہیں اور "تحقیقِ توحید" کو ایسے ہی کچھ فروعی مسائل کے اندر محصور جانتے ہیں۔

(حق یہ ہے کہ وہ سب نیک حضرات ہی، جن کو ایک ایسی بنیادی اور سامنے کی بات سمجھانے کے لیے آپ کو نوری سالوں کے حساب سے وقت درکار ہو__ اُس "مرکزی و بنیادی عمل" کو کھڑا کرنے کے حوالے سے جو یہاں مفقود ہے اور جس کو کھڑا کرنے کے لیے دردمندوں کی جانب سے دُہائیاں پڑ رہی ہیں اور جس کے نہ پائے جانے کے باعث کفر ہمیں آخری حد تک دیوار کے ساتھ لگا چکا ہے__ یقینی طور پر غیر متعلقہ ہوں گے۔ اور یہ بات اتنی ہی صراحت کے ساتھ یہاں تبدیلی کا علم اٹھانے والوں کے سامنے رہنی چاہیے۔ ایسے سب نیک حضرات یقیناً کچھ دیگر صالح مقاصد کے لیے کام آسکتے ہیں اور ان شاء اللہ کام آئیں گے، مگر اُس "بنیادی عمل" کو کھڑا کرنے کے لیے جو یہاں پر اسلام کے جاں نثاروں کو ایک شاہراہ بنا کر دے گا، غیر متعلقہ رہیں گے۔ تاریخ کی اِس برہنہ ترین جاہلیت کے ساتھ ہمارے ذہین باصلاحیت حامل عقیدہ نوجوانوں کا ایک ایسا گھمسان برپا کروالینا جو جاہلیت کو یہاں پسپائی پر مجبور کر کے رکھ دے، خاصی ڈائنامک اپروچ چاہتا ہے۔ اس کے لیے ہمارا یہ سارا نیک طبقہ جس کا پچھلے کچھ پیراگرافوں میں ذکر ہوا غیر متعلقہ رہے گا)۔

اِس مبارک عمل کی ضرورت یقیناً کچھ ایسے لوگ ہیں جو لا الٰہ الا اللہ کو اس کے کچھ موٹے موٹے حقائق

کے ساتھ اپنے زمانے کی آواز بنا دینے پر آخری درجے کی دلجمعی ویکسوئی پا چکے ہوں اور اِس ایک مسئلہ کو بڑا کرنے کے لیے باقی ہر مسئلے کو چھوٹا کر دینے کی ہمت اور جرأت پاتے ہوں، خواہ وہ چھوٹا مسئلہ یہاں کی قومی لغت نے بڑا کر رکھا ہو، یا ابلاغ کی پھیلائی ہوئی خرافات نے، یا عالمی سیانوں کے صادر کردہ لہجوں نے.. یا حتیٰ کہ یہاں کے منحرف مذہبی عمل نے۔ لا الٰہ الا اللہ کی حقیقت پر اِس حد تک اصرار اور ترکیز یہاں پر ایک "حقیقی تبدیلی" کا علم اٹھانے والوں میں بہرحال مطلوب ہو گی۔

*****

اِس "حقیقتِ توحید" پر جینے اور مرنے پر آمادہ علماء، دُعاۃ، پروفیسرز، ریسرچرز، سوشل سائنٹسٹس، مختلف میدانوں کے اندر اعلیٰ علمی وفکری استعداد کے حامل اصحاب[1]، دانشور، صحافی، قانون دان، ڈاکٹرز، بیوروکریٹس، کامیاب پروفیشنلز، بزنس مین، مزدور لیڈر، شاعر، ادیب، سماجی اصلاح کار ... سب درکار ہیں۔ ایسے لوگ کسی بہت بڑی تعداد میں درکار نہیں، چند سو بہت ہیں۔ "توحید" کو واشگاف انداز میں سامنے لے آنے اور "شرک" کو اس کی تمام اصناف سمیت چیلنج کرنے اور اس کے ساتھ دشمنی نبھانے پر دلجمعی پا چکنے والے ایسے چند سو لوگ بھی یہاں پر ایک دھارا تشکیل دینے پر آمادہ ہو جائیں تو اس سے اگلے ہی لمحے "تبدیلی" کے اُس عمل کا آغاز ہو جاتا ہے جو اللہ کے فضل سے یہاں جاہلیت کی چولیں ہلا کر رکھ دے گا۔ "خیر" کے وہ ہزاروں پوٹینشلز جو کہ اِس امت کے وجود میں بے چینی کے ساتھ کروٹیں لے

---

[1] یعنی اِس صنف میں یہ صلاحیت باقاعدہ ایک شرط کے طور پر مطلوب ہو گی کہ وہ سوسائٹی پر اثر انداز ہونے کی ایک اعلیٰ صلاحیت رکھیں۔ کم از کم بھی یہ ہو کہ آدمی عالم دین ہو تو وہ علماء پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت رکھے۔ دانشور ہو تو دانشوروں پر۔ صحافی ہو تو صحافیوں پر۔ علیٰ ہٰذا القیاس۔ یہ وہ فریق ہے جو followers پر مشتمل نہیں ہو گا، بلکہ ان کو leaders ہونا ہو گا۔

رہے ہیں، خصوصاً جو کہ نوجوانوں کے اندر متلاطم ہیں، ایسے کسی دھارے کے وجود میں آنے کے ہی منتظر ہیں۔

کیا ایسے چند سو اصحاب بھی یہاں پر کھڑے نہیں ہو سکتے ؟!

ایسے اصحابِ علم و دانش کو گوشۂ گم نامی و عزلت سے نکال لانے کے لیے اور کسی ایک جگہ پر ان کو لا بٹھانے کے لیے، اور ایک مشترکہ زمین پر ان کو لا کھڑا کرنے کے لیے، کچھ لوگ اگر صبح شام ایک کر دیں، ان کے لہجوں میں ایک قربت و ہم آہنگی لے آنے پر پورا زور صرف کر دیں، تا آنکہ ان میں ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی "کمیونیکیشن" اور "یگانگت" وجود پا لے، تو بہت امکان ہے کہ اِس عمل کی شروعات ہو جائیں۔ آپ بھی اگر اِس وژن سے متفق ہوں تو اِس صورت کو ممکن بنانے کے لیے اپنی توانائیاں صرف کر دیں۔ آپ کے شہر میں، آپ کے حلقۂ معارف میں ضرور ایسے کچھ لوگ ہو سکتے ہیں، یا پھر کچھ کوشش کے نتیجے میں ایسے ہیرے تلاش کئے جا سکتے ہیں، اور ان کو کھڑا کرنے پر محنت کی جا سکتی ہے، جن کے باہم مل جانے سے وہ تصویر وجود پا سکے جس کے خود آپ بھی شاید بہت دیر سے منتظر ہوں۔

مختصر یہ کہ اِس عمل کا سرا بننے کے لیے یہاں ایک نہایت خاص صنف درکار ہے، اور معاشرے پر اثر انداز ہونے کے لیے اس کو سامنے لائے بغیر چارہ نہیں۔

*****

ایک فوری ہدف کے طور پر اصل ترجیح تو اِسی ہدف کو حاصل ہو گی جو کہ اوپر بیان ہوا، اور سب سے بڑھ کر اِسی پر جان کھپانا ہو گی۔ تاہم اس کا یہ مطلب نہیں کہ دیگر دو اصناف پر فی الحال کوئی محنت نہیں کی جائے گی۔ دیگر دو اصناف سے مراد ہے: (ا) یہاں کے تعلیمی و سماجی عمل سے منسلک ہمارا وہ ماڈرن یوتھ جس نے غیرت و حمیت دینی سے ایک حظ وافر پا رکھا ہے، اور (۲) عوام الناس کے اندر پایا جانے والا ایک مخلص و

سنجیدہ طبقہ۔

اِس پہلی ترجیح (اصحابِ علم و دانش پر مشتمل ایک محاذ کھڑا کر دینے) پر محنت کے ساتھ ساتھ... جہاں جہاں آپ کا بس چلے، اِن ہر دو طبقہ پر بھی محنت کا آغاز کر دیا جائے۔ جس کی بنیاد تعلیم و تعلم اور تلقین و تربیت ہو (اور جو کہ یوں بھی سنت کے قریب ترین ہے) نہ کہ کوئی جامد ڈسپلنری فارمیٹ۔ تعلیمیافتہ نوجوانوں اور سنجیدہ عوام، ہر دو کو اکٹھ اور جتھہ بندی کی جو بنیاد دی جائے وہ صرف ایک ہو: الولاء للمومنین والبراء من الکافرین والمنافقین، نہ کوئی تنظیم، نہ مسلک اور نہ کوئی اور چھوٹا دائرہ۔ البتہ اِس ہر دو طبقہ میں لوگوں کا جو جو تنظیمی یا مسلکی پس منظر ہو، اس کو وجود سے ختم کروانے کی ہرگز کوئی کوشش نہ کی جائے، ظاہری طور پر اور نہ کسی 'خفیہ' و 'دورمار' ایجنڈا کے طور پر۔ لا الٰہ الا اللہ کے موٹے موٹے تقاضے ہی سیدھا سیدھا ان کے سامنے رکھے جائیں اور اس کے علاوہ کسی چیز پر اصرار نہ کیا جائے، بلکہ باقی کی ان سب چیزوں میں لوگوں کے تنظیمی و مسلکی تنوع کو نہایت کھلے دل سے تسلیم کیا جائے۔ کسی کی کوئی بات لا الٰہ الا اللہ کے جلی تقاضوں سے ہی ٹکرائے تو اس کو زیر نقد لایا جائے، بصورت دیگر لوگوں کو ان کے تنظیمی، جماعتی اور مسلکی پس منظر پر باقی رہنے دیا جائے۔ اور اس حوالے سے یہاں جو چھوٹے بڑے بے شمار دائرے پائے جاتے ہیں اُن کی اندرونی ساخت کو چھیڑے بغیر ہی، اور لوگوں کو اُن دائروں سے کاٹے اور نکالے بغیر ہی، یہاں پر ایمان اور توحید کے ایک وسیع ترکیمپ کے وجود میں آنے کی راہ ہموار کی جائے۔

پس یہ بھی ضروری اور اہم ہو گا کہ لوگوں کو، جہاں تک ہو سکے، ان کے جماعتی و مسلکی پس منظر سے ہی وابستہ رہنے دیا جائے، الا یہ کہ کسی کا پس منظر رافضی یا قبر پرست وغیرہ ہو۔[2] لوگوں کو ہم ان کی دنیاؤں

---

[2] نہایت حیرت ہوتی ہے کہ یہاں پر پائے جانے کچھ داعی جو لوگوں کو دینے کے لیے کوئی تنظیمی سیٹ اَپ اپنے پاس

سے نکالنا نہیں چاہیں گے بلکہ اپنے اِس تحریکی عمل کو ہی ان کی دنیاؤں کے اندر لے جانا چاہیں گے۔ اِس کے لیے یہ نہایت اہم ہو گا کہ معاشرہ میں ہر آدمی جہاں جہاں پر ہے وہاں وہاں وہ اپنی جگہ نہ چھوڑے۔ کیونکہ وہ اپنی اُس جگہ پر رہ کر ہی امت کو مطلوب تحریکی و سماجی عمل کے لیے مفید اور موثر ہو سکتا ہے۔ اور یہ تو واضح ہے کہ ایک مختصر مدت کے اندر وہ معاشرے میں اپنے لئے کوئی ایسی 'نئی جگہ' پیدا کر ہی نہیں سکتا جہاں سے وہ معاشرے پر یا معاشرے کے ایک طبقے پر اثر انداز ہو سکتا ہو... اور جبکہ چیلنج ایک "فوری عمل" کا ہے نہ کہ کسی "طویل المیعاد مہم" کا۔

نہایت ضروری ہو گا کہ اِس مہم کو کامیابی کے ساتھ سر کرنے کے خواہشمند لوگ اپنا کل فوکس "عقیدہ" کے ایک ایسے بیان اور ایضاح پر رکھیں جو اپنے زمانے سے بحث کرتا ہو اور اپنا کل زور یہاں پر ایمان اور توحید کے ایک وسیع ترکیمپ کو وجود میں لے آنے پر صرف کریں۔

حقیقت یہ ہے کہ دین سے منسلک ہمارا ماڈرن یوتھ، اور دین سے وابستہ ہماری سنجیدہ عوام، دونوں ہی اپنے تمام تر مسلکی و تنظیمی پس منظر کے علی الرغم ایک ایسا وسیع تر دائرہ تشکیل دینے میں، جو صرف اور

نہیں رکھتے، وہ لوگوں کو ان کی تنظیمیں چھڑوانے کے لیے بھی شدت کے ساتھ سر گرم عمل ہیں! کیا یہ حضرات اپنی اِس دعوت کے عواقب سے خبر دار بھی ہیں؟ ادھر کہیں پر 'کوئی مسلک نہ رکھنے' کا دعویٰ رکھنے والے داعی لوگوں سے ان کے مسلک چھڑواتے پھر رہے ہیں!

ہماری نظر میں ایسے داعی اگر کامیاب ہوتے ہیں تو وہ اسی بات میں کامیاب ہوں گے کہ یہاں کے دینی عمل کے اندر ایک بڑا تعطل لے آئیں اور اغلب یہ ہے کہ موجودہ بحران سے بھی بڑا ایک بحران پیدا کر کے دے دیں۔ حقیقت یہ ہے کہ خواص کے ساتھ معاملہ کرنا ذرا اور انداز رکھتا ہے البتہ عوام کے ساتھ معاملہ کرنے کے کچھ اور dinamics ہیں اور اگر آدمی کو ان کا ادراک نہیں ہے تو لوگوں کو خراب کرنے سے کہیں بہتر ہے کہ آدمی ان کو 'راہ دکھانے' سے احتراز کرے۔

صرف دین کے بنیادی مسلمات سے ہی وجود پاتا ہو، اچھے خاصے سنجیدہ دیکھے گئے ہیں۔ کمی ہے تو صرف ایسے داعیوں کی جو اِن چھوٹے چھوٹے دائروں سے بلند ہو کر کسی بڑے دائرے کی تشکیل کا ایک کنکریٹ تصور اپنے اِس نوجوان اور اپنی اِس عوام کو دے سکیں، اور جو کہ ایک بڑی سطح پر فی الحال یہاں مفقود پائے گئے ہیں۔

پس بات اِس نقطہ پر بھی چلی جائے گی کہ دعوت کی بنیادوں سے آپ خود کہاں تک واقف ہیں۔ آپ کتنی ہی کم درجہ کی علمی استعداد کیوں نہ رکھیں، داعی ضرور بن سکتے ہیں، اور داعی تو یہاں ہر آدمی کو ہی ہونا چاہیے، مگر دعوت کی اُن بنیادوں پر آپ کو بہر حال اپنی گرفت مضبوط کرنا ہو گی جو یہاں پر مطلوب "وحدت" اور "تنوع" کا ایک حقیقی، متوازن اور مستند نقشہ پیش کر سکیں۔ داعی بننے کے لیے آپ کو سالوں کے سال صرف نہیں کرنا ہوں گے۔ البتہ کچھ مستند بنیادوں کو ضرور ہاتھ میں کرنا ہو گا، اور ایسا انتظام ہو جانا کوئی ناممکنات میں نہیں جہاں سے آپ چند دن صرف کر کے دین کے وہ موٹے موٹے امور اور لا الٰہ الا اللہ کے وہ جلی ترین تقاضے سیکھ آئیں کہ جس سے آپ "وَلِيُنذِرُواْ قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوٓاْ إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ" (التوبہ: ۱۲۲)[3] کا مصداق ہونے کی ایک کم سے کم سطح کو تو ضرور ہی چھو سکیں۔ پس داعیوں کی ایک ایسی کھیپ لے آنے کا بھی اگر ایک عمل اس کے ساتھ ہی شروع کر دیا جاتا ہے، تو یہ واضح ہے کہ اِس عمل کو سامنے لانے کے لیے سالوں کے سال درکار نہیں۔ کچھ محنتی لوگ میدان میں آ جائیں تو ایک نہایت مختصر مدت میں آپ یہاں کے دین پسند عوام کے اندر ایک بہت بڑا انقلاب بھی لے کر آ سکتے ہیں۔

*****

---

[3] تو کیوں ایسا نہ ہوا کہ نکلتے ہر قوم سے کچھ لوگ، تا کہ گہری سمجھ پاتے وہ دین کے اندر، اور تا کہ جب واپس آئیں تو اپنی قوم کو ڈرائیں، تا کہ قوم خبر دار ہو جائے"۔

چنانچہ جس دوران یہاں پر مسلم انٹلکچولز کا ایک ڈائنامک فورَم تشکیل پاتا ہے، اور جو کہ اِس پورے عمل کی قیادت کرے گا،(اور جس کو وجود میں لانے کے لیے اِس وقت اُن لوگوں کو بھی سرگرم ہونا ہوگا جو خود بیشک اِس صنف میں نہ آتے ہوں)، اُس دوران یہ دو کام بھی جاری رہ سکتے ہیں :

ایک یہ کہ: آپ اپنی ہمت اور استعداد کے بقدر یہاں ایک داعی بنیں۔ یعنی خود اپنی صورت میں تو اِس عمل کو ایک داعی دے ہی دیں۔

دوسرا یہ کہ: اپنے ماحول میں بھی کچھ داعی کھڑے کرنے پر سرگرم ہو جائیں۔ آس پاس، اپنے دست وبازو پیدا کریں۔ ایک، اکیلا اور دو، گیارہ۔ زیادہ بہتر یہ ہوگا کہ اگر ایک علاقہ میں داعیوں کی ایک معتدبہٖ تعداد میسر آجاتی ہے تو کچھ چھوٹے چھوٹے علاقوں کو ٹارگٹ کرکے دعوتی عمل کے چند کامیاب ماڈل بھی وجود میں لے آئے جائیں۔ پھر جیسے ہی اوپر کی سطح پر ایک بڑا دھارا تشکیل پانے کی نوبت آتی ہے، یہ ماڈل بڑے آرام سے ایک بڑے پیمانے پر اور دھڑا دھڑ ریپلیکیٹ ہو سکیں گے۔

بایں طور...، جس جگہ پر چند داعی میسر آجاتے ہیں وہاں کسی بھی فکری وعلمی استعداد کا حامل طبقہ فارغ نہیں رہتا، خواہ کوئی بڑے سے بڑا اصاحب علم و دانش ہو یا بے علم سے بے علم عامی۔ ہر کسی کو "حقیقتِ توحید" پر کھڑے ہونے اور معاشرے پر اثرانداز ہونے کے اِس مشن کے حوالے سے ایک کام ملتا ہے، بغیر اس کے کہ اس کی وابستگی اپنے جماعتی یا مسلکی پس منظر کے ساتھ کسی بہت بڑی سطح پر متاثر ہوتی ہو۔

* * * * *

یہ عمل اگر یہ کہیں پر شروع ہو جاتا ہے، تو اس کا سب سے بڑا چیلنج یہی ہوگا، بلکہ اس کو جانچنے اور اس کی عمدگی کو پرکھنے کا ایک پیمانہ بھی یہی ہوگا، کہ: آپ کا یہ کام مسلم عقل اور مسلم جذبہ کو ___ ایک فکری وسماجی میدان میں ___ جاہلیت کے خلاف کہاں تک recruit کرتا ہے اور جاہلیت کے خلاف کچھ تیز ترین

لہجوں کو تشکیل دے لینے میں کہاں تک کامیابی پاتا ہے۔ نیز یہ کہ مسلم طبقوں اور جماعتوں کے مابین تالیف اور یگانگت کے لہجوں کو فروغ دینے میں کہاں تک کامیابی پاتا ہے اور خاص اِس محاذ پر دل جیتنے اور ”ادفع بالتی ہی اَحسن“ کا مصداق بننے کے ایک نہایت حقیقی چیلنج پر کہاں تک پورا اتر کر دکھاتا ہے۔ یہ دو ہی محاذ ہیں: جاہلیت کے ساتھ جنگ، اور مسلم طبقوں کے ساتھ شیرازہ بندی۔ ان میں سے کسی ایک پر کامیاب ہو لینا دوسرے پر ناکام ہو جانے سے کفایت نہیں کرے گا۔ ہر دو میں سے کسی ایک بھی محاذ پر اگر آپ ناکام ہو جاتے ہیں تو امت کو اِس بحران سے نہیں نکال سکیں گے۔ جس کو اپنے نفس کی تسکین کرنی ہو، نہایت بھلا ہو گا کہ وہ اِس مبارک عمل کا رخ نہ کرے۔ البتہ جو شخص اپنی تاریخ کے بدترین بحران میں پھنسی ہوئی امت کو اِس پر خار گھاٹی سے نکالنا چاہتا ہے وہ ضرور آگے بڑھے اور ادراک رکھے کہ اِس کام کے اندر ”مشکلات“ ہی نہیں، ”نزاکتیں“ بھی بے حد و حساب ہیں، اور یہاں ”عزیمت“ ہی نہیں ”دانشمندی“ کا بھی پیر پیر پر امتحان ہے!

واللہ غالب علیٰ امرہ

دو عملی تجاویز

کمیونسٹوں میں پھر ابھی دم خم تھا، اسلام کی نظریاتی قوت کو میدان میں لے آیئے؛ یہ سیکولرزم کے داعی ان شاءاللہ میدان میں کھڑے نہیں رہ سکیں گے۔

وقت ہے، یہاں کے باشعور، درد مند، موحد طبقے مسلکوں اور تنظیموں سے بلند تر سطح پہ آکر، اور امت کے عقیدہ و نظریاتی دستور ہی کو بنیاد بنا کر، کفر کی یلغار کے سامنے ایک نظریاتی بند باندھیں اور امت کو اس کی ثقافتی فصیلیں مستحکم کر کے دیں۔

''حقیقتِ توحید'' پر جینے اور مرنے پر آمادہ علماء، دُعاۃ، پروفیسرز، ریسرچرز، سوشل سائنٹسٹس، مختلف میدانوں کے اندر اعلیٰ علمی و فکری استعداد کے حامل اصحاب، دانشور، صحافی، قانون دان، ڈاکٹرز، بیوروکریٹس، کامیاب پروفیشنلز، بزنس مین، مزدور لیڈر، شاعر، ادیب، سماجی اصلاح کار، طلبہ ... سبھی کو یہاں ایک کردار ادا کرنا ہے۔

اِس کتابچہ میں پیش کی جانے والی گزارشات کو بنیاد بناتے ہوئے، یہاں ہم دو پروگراموں کی تجویز دینے جارہے ہیں:

1۔ اسلام کی نظریاتی جنگ لڑنے پر آمادہ رائٹرز فورم

* اگر آپ خود ایک لکھاری ہیں تو اِس فورم کے ساتھ رابطہ میں آیئے

* اگر آپ کسی لکھاری کو آمادہ کرسکتے ہیں، تو اس کو اِس فورم کا سرگرم حصہ بنانے میں کردار ادا کیجئے

2۔ موحد علماء اور دانشوروں پر مشتمل ایک نظریاتی فورم

* جو یہاں پر مطلوب نظریاتی گھمسان کو فکری غذا فراہم کرنے کے معاملہ میں ایک ریسورس کا کام دے۔ اور جس کے کچھ خدوخال ہمارے اِس کتابچہ میں بیان کئے گئے ہیں۔

رابطہ میں آنا، اِس باب میں تعاون علی البر والتقویٰ کا پہلا زینہ ہو سکتا ہے۔ ہر فورم کے شرکاء اپنے عمل کے لیے دستیاب امکانات اور مطلوبہ طریق عمل خود ہی طے کریں۔